اس کے بعد پہلے باب میں سیدنا عثمان بن عفان الاموی القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت، خانہ جنگی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی سیدنا معاویہ سے صلح اور حضرت الامام معاویہ کی طرف سے حضرات حسنین کریمین سے حسن سلوک و محبت اور احترام باہمی کی تفصیلات آپ کو ملیں گی۔

دوسرے باب میں حضرت حسین کو اپنے یہاں دعوت دے کر بلانے والے اہل کوفہ کے مزاج اور ان کی ریشہ دوانیوں پر تفصیلی بحث ہے اور بتلایا گیا ہے کہ صدر اسلام کے ان تمام واقعات کے اصلاً ذمہ دار اسی شہر کے لوگ تھے جنہوں نے سیدنا علی سے سیدنا حسین تک کو پہلے اپنے یہاں بلایا پھر شہید کر دیا۔

تیسرا باب امیر یزید کی ولی عہدی کی بحث پر مشتمل ہے اور اس باب میں بطور خاص سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ جیسے جلیل المرتبت صحابی پر سید مودودی سے لے کر بہت سے عاقبت نااندیشوں نے جو لن ترانیاں ہانکیں ان کا شافی جواب دے کر فاضل مؤلف نے اصحابؓ رسول ﷺ کے اعلیٰ مقام و احترام کو جس طرح واضح کیا وہ ان کا امت پر عظیم احسان ہے اس کے بعد چوتھا، پانچواں اور چھٹا باب بھی ولی عہدی کی بحث سے متعلق ہے، اس اقدام کے محرک کون تھے؟ اس کی حکمت کیا تھی؟ اس راہ میں رکاوٹ کون تھے اور کس لئے، اور آپ کو ان ابواب سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ ولی عہدی فی ذاتہ نہ جرم ہے نہ حرام، اور جبکہ اسکا مقصد امت کا مفاد اور اس کی بہتری ہو اور جسے ولی عہد بنایا جا رہا ہو وہ اہل بھی ہو تو پھر اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔

ساتویں باب میں سیدنا معاویہ کی وفات اور امیر یزید کی حکومت و عہد کی ابتدائی داستان ہے، اس دوران ولی عہدی کے معاملہ میں اختلاف کرنے والے حضرات میں سے کس نے کیا رویہ اختیار کیا اور بالخصوص حضرت حسین امیر مدینہ سے ایک خاص حوالہ سے گفتگو کر کے کس طرح خاموشی سے مکہ معظمہ چلے گئے، اس کی تفصیلات آپ کے سامنے آئیں گی۔

آٹھویں باب میں آپ کے مکہ معظمہ میں ورود، اہل کوفہ کے خطوط، اور ان کے وفود آنے کا تذکرہ ہے پھر آپ نے اپنے چچا زاد حضرت مسلم کو جس طرح کوفہ بھیجا اور ابتداء میں پذیرائی کے بعد وہ جس طرح بے چارگی سے شہید ہوئے اور انہوں نے ابتدا میں حضرت حسین کو کوفہ بلانے اور پھر شہادت سے قبل روکنے کے لئے جو پیغام بھیجے وہ سب آپ کے سامنے آئیں گے اور اس پس منظر میں حسین و خاندان حسینؓ کے قاتلین کے چہرے بے نقاب ہوتے نظر آئیں گے۔

نویں باب میں قافلہ حسین کی روانگی کی المناک کہانی ہے۔ کون کون سے مخلص انہیں کس کس طرح روکتے ہیں، حکومتی اہلکار کس طرح خوشامد کرتے ہیں اور وہ ہر ایک کو نظر انداز کر کے کس طرح سفر جاری رکھتے ہیں پھر راستہ میں حضرت مسلم کی شہادت کا سن کر واپسی کا عزم اور پھر سہ گانہ شرائط----(جن کا ذکر گذرا)---------وہ سب آپ کو ملے گا اور یہ بھی کہ انہوں نے حالات کو بھانپ کر کوفہ کے بجائے دمشق کا رخ کر لیا تاکہ امیر یزید سے معاملات طے کر سکیں بلکہ بیعت کر سکیں یہ سب اس باب کے ابحاث ہیں۔

دسواں باب کربلا کی سرگزشت پر مشتمل ہے۔ اس جگہ کا جغرافیہ۔ وہاں کی آب و ہوا۔ پانی کی بندش وغیرہ کے افسانے، سیدنا حسین سے منسوب تقریریں۔ ان کا تجزیہ۔ حکومتی اہلکاروں کا رویہ۔ معرکہ کی کیفیت۔ مبارزانہ جنگ کی داستان سرائی اور ایسے ہی ابحاث ہیں جنہیں آپ پڑھیں گے تو شیعہ ذاکروں سے لے کر میڈیا کے جاہل دانشوروں اور نام نہاد سنی واعظین و مبلغین میں سے ہر ایک آپ کو کذاب و بدلگام نظر آئے گا۔ اور آپ سوچیں گے کہ حقائق کیا ہیں اور آپ کو آج تک کیا بتلایا اور سنایا گیا۔

گیارہویں باب میں شہادت کے بعد کی کہانی ہے---------پچھلے متعدد ابواب کی طرح یہاں بھی سیدنا حسین کے نبیرہ اور اس سفر میں شریک بزرگ حضرت محمد الباقر کی روایات کے ذریعہ سچائی کا اظہار ہے جبکہ جھوٹے راویوں کا پوسٹ